الموسوعة الفقهية الكويتية

کا خصوصی مطالعہ

ڈاکٹر حافظ حسین ازہر
اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف سوشل سائنسز
یونیورسٹی آف ویٹنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

Abstract

Al-Mausooah Al-Fiqhiyyah is an encyclopedia and documented heritage of Islamic jurisprudence until the thirteenth century AH. It is published in 44 volumes by Ministry of Awqaf and Religious Affairs, Kuwait. It comprises almost 3000 jurisprudential terms arranged alphabetically (A-Z) to facilitate the researchers and students of Islamic sciences. This research article embraces historical background, authors, sources, objectives and research methodology of said jurisprudential encyclopedia.

Key Words : Jurisprudence, Heritage, Encyclopedia, Researchers

الموسوعة، دائرة المعارف یا المعلمة کا لفظ عام طور پر ایسی تالیفات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن میں ایک ہی موضوع سے متعلق تمام اہم اور بنیادی معلومات جمع کر دی گئی ہوں۔ انگریزی زبان میں اس کو انسائیکلوپیڈیا کہتے ہیں۔ کسی بھی موسوعۃ یا انسائیکلوپیڈیا میں مختلف موضوعات پر اہل علم اور متخصصین فن سے مقالہ جات لکھوائے جاتے ہیں اور پھر عامۃ الناس کی معلومات میں اضافے کے لیے ان کو مناسب ترتیب اور آسان فہم انداز میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ یہ مقالہ جات نہ تو بہت طویل ہوتے ہیں اور نہ ہی حد سے زیادہ مختصر بلکہ عموماً کسی بھی موضوع سے متعلق ضروری و بنیادی معلومات کو قابل وثوق ذرائع و مصادر کی روشنی میں پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ ''الموسوعة الفقهية'' فقہی اصطلاحات پر مشتمل ایک ضخیم انسائیکلوپیڈیا ہے جسے ''وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية کویت'' کی طرف سے جلیل القدر فقہاء اور علماء کی رہنمائی میں تیار کرایا گیا ہے۔ ''وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية' کویت'' کی طرف سے موسوعۃ فقہیہ کے بارے میں ایک تعارفی کتابچہ بھی 'نشرة تعريفية' کے نام سے شائع کیا گیا ہے جس میں موسوعۃ کے تاریخی پس منظر، اسباب تالیف، منہج تحقیق اور اہداف کا جائزہ لیا گیا ہے۔ 'نشرة تعريفية' میں موسوعۃ کا معنی و مفہوم ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

تطلق الموسوعة أو دائرة المعارف أو المعلمة على المؤلف الشامل لجميع معلومات علم

أو أكثر معروضة من خلال عناوين متعارف عليها' بترتيب معين لا يحتاج معه إلى خبرة وممارسة' مكتوبة بأسلوب مبسط لا يتطلب فهمه توسط المدرس أو الشروح بل يكفى للاستفادة منها الحد الأوسط من الثقافة العامة مع الإلمام بالعلم الموضوعة له' ولا بد مع هذا كله من توافر دواعى الثقة بعزوها للمراجع المعتمدة' أو نسبتها إلى المختصين الذين عهد إليهم بتدوينها ممن يطمأن بصدورها عنهم.فخصائص الموسوعة التى توجب لها استحقاق هذه التسمية هى: الشمول' والترتيب السهل' والأسلوب المبسط' وموجبات الثقة.ويتبين من هذا التعريف التوضيحى العام أن الموسوعة الفقهية هى ما كانت فيه هذه الخصائص (۱)

''موسوعۃ یادائرۃ المعارف یامعلمۃ کےلفظ کا اطلاق اس تالیف پر ہوتا ہےجس میں کسی ایک یاایک سے زائد علوم کے بارے میں جمیع معلومات ان عناوین کے تحت جمع کر دی جائیں جو معروف ہوں۔اس کی ترتیب ایسی ہو کہ اس سے استفادہ کے لیے کسی خاص مہارت یا تخصص کی ضرورت نہ ہو۔اس قدر تفصیل سے لکھا گیا ہو کہ اس کو سمجھنے کے لیے مدرس کی ثالثی یا شروحات کی ضرورت نہ پڑے بلکہ اس سے استفادہ کے لیے درمیانے درجے کی عمومی معلومات اور متعلقہ علم کے موضوعات سے واقف ہونا بھی کافی ہو۔اس سب کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں شامل معلومات کی مستند مراجع و مصادر یا ان ماہرین کی طرف نسبت کے لیے قابل اعتماد اسباب موجود ہوں کہ جن پر اس انسائیکلوپیڈیا کی تدوین کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے اور ان ماہرین کی مہارت کے بارے میں اطمینان قلب بھی حاصل ہو۔پس کسی انسائیکلوپیڈیا کے وہ خصائص جو اسے ایک موسوعۃ بناتے ہیں وہ اس کی جامعیت' ترتیب' سہولت' تفصیل اور مستند نتائج ہیں۔ پس اس تعریف سے معلوم ہوا کہ موسوعۃ فقہیہ سے مراد وہ تالیف ہے کہ جس میں یہ تمام خصائص پائے جاتے ہوں۔''

موسوعۃ فقہیہ کا تاریخی پس منظر

دین اسلام میں فقہ اسلامی کی اہمیت و ضرورت سے انکار ممکن نہیں ہے۔فقہ اسلامی کی تاریخ کئی مراحل پر مشتمل ہے۔اللہ کے رسول ﷺ کا زمانہ،صحابہ کا زمانہ،تابعین کا زمانہ اور پھر آئمہ اربعہ کا دور آیا۔ان تمام ادوار میں صحابہ،تابعین اور فقہائے کرام نے اپنے علم و فہم کی بنیاد پر اجتہادات کیے جو وقت کے ساتھ ساتھ مدون ہوتے گئے۔دوسری صدی ہجری ہی سے فقہ کی کتابوں کی تصنیف و تالیف کا کام شروع ہو گیا تھا۔امام مالک نے اپنی کتاب 'المؤطا' میں احادیث کے ساتھ صحابہ،و تابعین کے اقوال و فتاوی بھی نقل کیے ہیں۔اسی طرح ان کے بعد امام شافعی نے فقہ کے مسائل پر 'کتاب الأم' کے نام سے ایک مستقل کتاب بھی لکھی۔امام محمد اور قاضی ابو یوسف وغیرہ نے امام ابوحنیفہ کی فقہ کو مرتب کیا۔بعد میں آنے والے فقہاء نے اپنے آئمہ کرام کے فتاوی کو جمع کرنے کے لیے ضخیم کتابیں لکھیں،سابقہ فقہاء کی کتابوں کے حاشیے لکھے گئے،ان کی شروحات مرتب ہوئیں اور ان میں مذکورہ مسائل و دلائل کی

تخریج وتحقیق کی گئی۔عصر حاضر میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ چودہ سوسالہ اس عظیم تاریخی فقہی وعلمی ذخیرے کو جدید اسلوب اور سہل انداز میں اختصار کے ساتھ اس طرح جمع کر دیا جائے کہ عامۃ الناس اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کو علم فقہ کے حصول میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔اس مقصد کے لیے علماء کے سیمینارز وغیرہ کا انعقاد شروع ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء نے اس نقطۂ نظر کو پیش کیا کہ علماء کی ایک کمیٹی ایسی ہونی چاہیے جو ایک ایسے موسوعۃ کی تیاری کے لیے مل جل کر اجتماعی کوششیں کرے جو مطلوبہ مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔'نشرة تعريفية' کے مقالہ نگاران سیمینارز کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

أن أهم النداء ات التى ترددت لانجاز هذا المشروع العلمي المبتكر بالنسبة للفقه تمثل فى النداء الصادرعن مؤتمر أسبوع الفقه الاسلامى فى باريس ١٣٧٠هـ (١٩٥١م) واشترك فيه ثلة من فقهاء العالم الاسلامى.فكان بين توصياته الدعوة إلى تأليف موسوعة فقهية تعرض فيها المعلومات الحقوقية الإسلامية وفقاً للأساليب الحديثة و الترتيب المعجمى.وفى ١٣٧٥هـ (١٩٥٦م) كانت بداية المحاولات الرسمية لإبراز هذا القرار التاريخى العالمى إلى حيز الواقع من قبل لجنة ملحقة بكلية الشريعة فى جامعة دمشق مكونة بمرسوم جمهورى تم تعزيزه بعد الوحدة السورية المصرية بقرار جمهورى.فصدر عام ١٣٨١هـ (١٩٦١م) جزء يتضمن نماذج من بحوث الموسوعة لتلقى الملاحظات. كتبها فقهاء من البلدين' ثم صدر عن الموسوعة بعدئذ فى سورية بعض الأعمال التمهيدية كمعجم فقه ابن حزم' ودليل مواطن البحث عن المصطلحات الفقهية.أما فى مصر' فإن فكرة الموسوعة التى احتضنتها وزارة الأوقاف عام ١٣٨١هـ (١٩٦١م) بين لجان المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية صدر أول أجزائها عام ١٣٨٦ه وبلغت ٢٤ جزءا ولا تزال فى مصطلحات الهمزة.(٢)

''فقہی اعتبار سے اس عظیم علمی منصوبے کی تکمیل کی خاطر ہونے والی کانفرنسوں میں سے سب سے اہم کانفرنس وہ ہے جو پیرس میں ۱۳۷۰ھ یعنی ۱۹۵۱ء میں 'فقہ اسلامی کا ہفتۂ' کے نام سے منعقد ہوئی۔اس کانفرنس میں عالم اسلام کے فقہاء کی ایک بڑی جماعت نے شرکت کی تھی۔اس کانفرنس کی سفارشات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ایک ایسا موسوعۃ فقہیہ مدون کیا جائے جس میں جدید اور حروف تہجی کی ترتیب پر اسلامی حقوق کے بارے میں معلومات ہوں۔۱۳۷۵ھ یعنی ۱۹۵۶ء میں اس عالمی تاریخی قرارداد کو علمی جامہ پہنانے کے لیے سرکاری سطح پر کوششوں کا آغاز ہوا اور جامعہ دمشق کے لاء کالج کی کمیٹی نے سرکاری اجازت کے ساتھ کام شروع کیا۔ایک جمہوری قرارداد کے ذریعے شام و مصر کے اتحاد کے بعد یہ کمیٹی اور بھی مضبوط ہوگئی۔۱۳۸۱ھ یعنی ۱۹۶۱ء میں اس کمیٹی کی طرف سے ایک جلد شائع ہوئی جس میں موسوعۃ کے چند مباحث بطور نمونہ شامل تھے۔اس جلد کی تکمیل میں مصر و شام دونوں ممالک کے فقہاء نے حصہ لیا تھا۔بعد ازاں شام میں موسوعۃ سے متعلق ابتدائی کام شائع ہوا مثلاً فقہ ابن حزم کی معجم اور فقہی اصطلاحات

کی تلاش کی فہرست۔ جہاں تک مصر کا معاملہ ہے تو ۱۳۸۱ھ یعنی ۱۹۶۱ء میں موسوعۃ کی تیاری کی ذمہ داری وزارت اوقاف نے لی تھی۔ وزارت اوقاف کے تحت اسلامی اُمور کی اعلیٰ کمیٹیوں کی زیرنگرانی موسوعۃ کی پہلی جلد ۱۳۸۶ء میں شائع ہوئی اور اس کے ۲۴ جزء مکمل ہو گئے لیکن ابھی تک ہمزہ کی اصطلاحات بھی مکمل نہ ہوئی تھیں۔''

ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی لکھتے ہیں:

''آخرکار دمشق میں شریعت کالج کا قیام عمل میں آیا جس کے پرنسپل اخوان المسلمون کے مشہور رہنما ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم بنائے گئے۔ وہ اس میدان کے شہسوار تھے۔ ان کی غیر معمولی مساعی کی بدولت ۱۹۵۶ء میں حکومت شام کی طرف سے ایک سرکاری فرمان جاری ہوا جس کی رو سے شریعت کالج کو فقہ اسلامی کی ایک انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا اختیار دیا گیا لیکن مالی وسائل کی قلت کی وجہ سے یہ نوخیز منصوبہ بارآور نہ ہو سکا اور سوائے اس کے کوئی قابل ذکر کام نہ ہو سکا کہ پروفیسر علامہ محمد الکتانی مرتب کردہ ایک معجم جو صرف امام ابن حزم کی فقہ پر مشتمل تھی شائع کی گئی۔ پھر مصر و شام کے مابین اتحاد ہو گیا اور دونوں ملک ایک ہی جمہوریہ کی صورت اختیار کر گئے۔ اس زمانے میں قاہرہ میں امور اسلامی کی مجلس اعلیٰ قائم ہوئی اور فقہی انسائیکلوپیڈیا کی تیاری کی ذمہ داری اس مجلس کو سونپی گئی۔ دمشق کی انسائیکلوپیڈیا کمیٹی کے ساتھ بھی رابطہ قائم کیا گیا اور پھر مجلس اعلیٰ کے زیراہتمام ایک وسیع بورڈ تشکیل دیا گیا جس میں دمشق کمیٹی کے ارکان کے ساتھ نئے مصری علماء کو بھی شامل کیا گیا۔ اس نے ایک انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب شروع کی جس کا نام 'انسائیکلوپیڈیا جمال عبد الناصر فی الفقہ السلامی' رکھا گیا۔ جمال عبد الناصر کی موت کے بعد اس میں سے 'جمال عبد الناصر' کا نام حذف کر دیا گیا اور اس کا نام صرف 'انسائیکلوپیڈیا فقہ اسلامی' رہ گیا۔ اس کے اجزاء ابھی تک مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔''(۳)

دونوں اسلامی ممالک کی مشترکہ کوششوں کے باوجود یہ کوششیں بوجو پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ بعد ازاں وزارت اوقاف کویت نے اس عظیم علمی منصوبے کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ 'نشرة تعریفیة' کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"وفی ١٣٨٦ه (١٩٦٧م)... احتضنت وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية فی دولة الكويت هذا المشروع باعتباره من الفروض الكفائية التی يتم بها واجب تقديم الفقه بالصورة العصرية الداعية لتعلمه والميسرة للعمل به، ومثل ذلك لا بد من المبادرة إلى القيام به لاغتنام الفضل والأجر، وإسقاط المؤاخذة والمسؤولية عن الأمة كافة."(۴)

''۱۳۸۶ھ یعنی ۱۹۶۷ء میں ...وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت نے موسوعۃ فقہیہ کی تیاری کے اس عظیم منصوبے کا بیڑا اٹھایا کیونکہ فقہ اسلامی کو عصری تقاضوں کے مطابق پیش کرنا تاکہ اس کو سیکھنا اور اس پر

عمل کرنا آسان ہو یہ ان فرائض کفایہ میں ہے جن کی ذمہ داری امت پر واجب ہے۔ بلاشبہ اس قسم کے واجبات کی ادائیگی میں جلدی کرنا ایک لازمی امر ہے تاکہ اجر وثواب بھی حاصل ہو اور جمیع امت سے مسوولیت بھی ختم ہو۔''

موسوعۃ کے مؤلفین

موسوعۃ کے مؤلفین کی کوئی باقاعدہ فہرست کسی جگہ مذکور نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی نے اس موسوعۃ کی ابتدائی علمی کمیٹی کے اراکین اور صدر کا تعارف ایک جگہ کروایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''۱۹۶۵ء میں حکومت کویت نے انسائیکلوپیڈیا فقہ اسلامی کی تیاری میں سرگرمی دکھائی۔ اس منصوبے کے لئے مصطفیٰ الزرقاء کا انتخاب عمل میں آیا جو ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی مرحوم کے بعد دمشق کی انسائیکلوپیڈیا کمیٹی کے صدر بنے تھے۔ ان کے ساتھ چار دیگر اساتذہ کو بطور معاون مقرر کیا گیا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ڈاکٹر عبد الستار أبو غدہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی، پروفیسر سعدی ابوحبیب اور پروفیسر بسام اسطوانی۔''(۵)

موسوعۃ کی تکمیل کے مراحل

وزارات اوقاف کویت کے زیر اہتمام جس عظیم علمی منصوبے کا آغاز کیا گیا تھا اس کی تکمیل کئی ایک مراحل میں ہوئی جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا مرحلہ

پہلا مرحلہ پانچ سال کے دورانیے پر مشتمل ہے۔ اس مرحلے میں فقہ القارن کی معروف کتاب 'المغنی لابن قدامۃ' سے فقہی اصطلاحات نکال کر ایک معجم تیار کی گئی اور اس کی روشنی میں ایک نطۃ البحث (Synopsis) بنایا گیا۔ پچاس کے قریب مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات لکھوائے گئے جن میں تین مقالے ایک ابتدائی جلد میں شائع بھی ہوئے۔ یہ مرحلہ ۱۹۷۱ء تک جاری رہا۔ 'نشرة تعريفية' کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"استمر العمل فى مشروع الموسوعة الفقهية فى دورته الأولى خمس سنوات' تم فيها وضع الخطة وصنع معجم فقهى مستخلص من "المغنى" لابن قدامة الحنبلى' وكتابة خمسين بحثاً متفاوتة فى الكمية والنوعية' نشر منها ثلاثة فى طبعة تمهيدية لتلقى الملاحظات."(٦)

''موسوعۃ فقہیہ کے پروگرام کے پہلے مرحلے میں کام تقریباً پانچ سال تک جاری رہا۔ اس دور میں ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا اور ابن قدامہ کی کتاب 'المغنی' سے ایک فقہی ڈکشنری تیار کی گئی۔ علاوہ ازیں مختلف موضوعات پر پچاس کے قریب مختلف نوعیت و حجم کے مقالہ جات بھی لکھوائے گئے۔ ان میں سے تین

مقالہ جات تمہیدی کام میں تبصرہ کے حصول کے لیے پیش کیے گئے۔''

دوسرا مرحلہ

۱۹۷۵ء میں ابتدائی کام کو سامنے رکھتے ہوئے پوری دنیا کے علماء و متخصصین فن سے رابطہ کیا گیا تاکہ اس منصوبے کو بہتر طور پر پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ آئندہ دو سالوں میں اس منصوبے کے حوالے سے مختلف لوگوں کی آراء جمع کی گئیں۔ جمع شدہ کام، تجاویز و آراء، کام کے مختلف مراحل اور اس کے لیے کی جانے والی کوششوں اور بنیادی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک جامع رپورٹ تیار کی گئی اور ایک خاص طریقہ کار کے مطابق کام کو آگے بڑھانے کے لیے ایک قرارداد پاس کی گئی جس کے درج ذیل نکات اہم ہیں۔ 'نشرة تعريفية' کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"ثم صدر قرار استئنافه و وافق ذلك إجراء ات عديدة أهمها: الف۔الاتصال ثانية بالجهات العلمية المعنية بالفقه والدراسات والشؤون الإسلامية التى قدمت مقترحاتها و وضعت إمكاناتها للتعاون والعمل المشترك' وذلك لتجنيد الطاقات العلمية التى تنتسب إليها۔ب۔اختيار تسعة نماذج أخرى من البحوث السابقة لنشرها فى طبعة تمهيدية ' على نمط النماذج الثلاث المنشورة فى الدورة الأولى' وذلك لتلقى المزيد من الملاحظات' وللإعلام الفعلى عن استئناف المشروع."(۷)

''پھر موسوعۃ پر بالفعل کام کرنے کی قرارداد جاری ہوئی۔ اس قرارداد میں متعدد اقدامات کی موافقت کی گئی جن میں سے اہم تر یہ ہیں: [i] فقہ، تحقیق اور اسلامی امور میں مشغول ان علمی اداروں سے فوری رابطہ کرنا جنہوں نے موسوعۃ کی تیاری میں تجاویز اور ممکنہ تعاون و اشتراک کی یقین دہانی کروائی تھی۔ اس کام کا مقصد ان علمی قوتوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا تھا جو موسوعۃ کی تیاری میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ [ii] علاوہ ازیں سابقہ تحقیقی مقالہ جات میں سے ۹ مقالات کو منتخب کرتے ہوئے تمہید کے طور پر پہلے مرحلے میں جاری کردہ تین مقالات ہی کے منہج پر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ کام بھی اس لیے کیا گیا تاکہ مزید تبصرے موصول ہوں اور موسوعۃ کی تیاری کے پروگرام کے جاری کرنے کی بالفعل خبر بھی جاری ہو جائے۔''

تیسرا مرحلہ

اس مرحلے میں موسوعۃ فقہیہ کی تیاری کے لیے یکم مارچ ۱۹۷۷ء کو جاری ہونے والے ایک وزارتی آرڈر: ۸/۷۷ کے نتیجے میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جو 'وزارة الأوقاف و الشؤون الاسلامية كويت' کے تابع تھی۔ اس کمیٹی میں وزارت اوقاف کے انتظامی امور سے متعلق آٹھ افراد شامل تھے جبکہ ان کے علاوہ ماہرین فقہ و قانون کی ایک جماعت بھی اس کمیٹی کا حصہ تھی۔ اس تاریخ سے اس کمیٹی کے اجلاس مسلسل ہوتے رہے تاکہ سابقہ کام کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اہداف کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ اس دوران چند ایک تجاویز پاس کی گئیں جو درج ذیل ہیں:

"الف۔وضع خطة منقحة للكتابة' وخطط أخرى علمية لأعمال الموسوعة لضمان الجودة والتنسيق. ب۔الإفادة من رصيد الدورة السابقة بتبني ما أمكن منه بعد إخضاعه لدراسة أولية لتقويمه ومطابقته للخطة المنقحة."(۸)

''الف: موسوعۃ کی تیاری کے لیے کافی چھان پھٹک کے بعد ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا۔علاوہ ازیں موسوعۃ کی عمدگی اور یکسانیت کے لیے کئی ایک دوسرے علمی لائحہ عمل بھی تیار کیے گئے۔ب:اس کے علاوہ سابقہ مرحلے کے علمی سرمایے سے ممکن حد تک فائدہ اٹھایا گیا اور اس کو تنقیح شدہ لائحہ عمل کے مطابق ڈھالنے اور اس کی درستگی کے لیے اس کو پہلی مرتبہ کے مطالعے کے طور پر تیار کیا گیا۔''

موسوعۃ کے اہداف

موسوعۃ فقہیہ کی تالیف کے اہداف میں سے ایک بڑا ہدف فقہ اسلامی کے تاریخی ذخیرے سے مختلف موضوعات کے تحت جدید اسلوب میں گہرائی اور پختگی کے ساتھ مستند معلومات فراہم کرنا ہے۔فقہ اسلامی کا قدیم ذخیرہ قدیم و پیچیدہ اسلوب میں فقہی کتب میں موجود ہے۔بعض اوقات ایک ہی کتاب پر اس قدر حواشی اور تعلیقات ہوتی ہیں کہ اصل کتاب کی تلاش مشکل ہو جاتی ہے۔تالیف کے معاصر قواعد و اسالیب بالکل مختلف اور آسان فہم ہیں لہٰذا یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ قدیم فقہاء کے فقہی و علمی کام کو جدید اسلوب میں ڈھال کر جدید انسان کی اس تک رسائی کو سہل بنایا جائے۔

موسوعۃ کی تیاری میں مختلف موضوعات سے متعلق ماہرین سے مقالات لکھوائے جاتے ہیں جس سے علماء و اسکالرز حضرات کو بھی قضاء، قانون سازی، ہائر ایجوکیشن اور فقہی ذخیرے کے احیاء (Renaissance) کے بہترین مواقع میسر آتے ہیں اور اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا موقع ملتا ہے۔

موسوعۃ کے اہداف میں سے ایک اہم ہدف شریعت اسلامیہ کے احکامات سے واقفیت کے لیے ایک فوری و آسان رستہ فراہم کرنا ہے تاکہ طالبان دین، عوام الناس، وکلاء اور جج حضرات کے لیے دینی و فقہی اصطلاحات کے بارے میں فوری و مستند معلومات حاصل کرنے کا کوئی جامع مصدر متعین ہو جائے۔

موسوعۃ کا منہج

موسوعۃ کی تیاری سے پہلے کام کے طریقے کی وضاحت بہت ضروری تھی اس لیے یہ کوشش کی گئی تھی کہ موسوعۃ کے خطۃ البحث (Synopsis) میں منہج و طریق تحقیق کی وضاحت بھی ہو جائے۔موسوعۃ کے منہج پر گفتگو کرنے کے لیے ہم نے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

i۔موسوعۃ کی ترتیب

موسوعۃ کے منہج میں بنیادی چیز یہ ہے کہ اس کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے تاکہ اس سے استفادہ کرنے میں لوگوں کو آسانی رہے۔موسوعۃ فقہیہ کے مقدمہ میں ہے:

''موسوعۃ میں معلومات کو اصطلاحات (وہ عنوانی الفاظ جو اپنے خاص علمی مدلول پر دلالت کرتے ہوں) کی صورت میں حروف تہجی کی ترتیب پر پیش کیا گیا ہے۔ اس اسلوب سے موسوعۃ کے اہم خصائص اور ترتیب کی سہولت و استحکام جیسے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ اس اسلوب سے وہ اضطراب بھی ختم ہو جاتا ہے جو قدیم مؤلفین کو بہت سے ایسے فقہی مسائل کے صحیح موقع ومحل کی تعیین کے بارے میں پیدا ہوتا تھا جو ایک سے زائد أبواب کے تحت نقل ہو سکتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات تو ایک ہی مذہب یا مختلف مذاہب میں نفس ابواب کی ترتیب میں اختلاف ہو جاتا تھا۔ حروف تہجی کی ترتیب کا التزام اس قسم کے جمیع اضطرابات کو ختم کر دیتا ہے۔''(۹)

ii۔ اصطلاحات فقہیہ کی تصنیف کا طریقہ کار

اصطلاحات سے مراد وہ الفاظ ہیں کہ جن کے بارے میں تمام فقہاء یا ان کی ایک جماعت کا اتفاق ہو گیا ہو کہ جب بھی ہم یہ لفظ بولیں گے تو اس کا یہ معنی مراد ہو گا۔ اصطلاحی مفہوم عموماً کسی لفظ کے لغوی معنی سے زائد ہوتا ہے یا بعض اوقات ایک مشترک لفظ کے کئی معانی میں سے ایک معنی کو مراد لے لیا جاتا ہے' یہ بھی اصطلاحی معنی کہلاتا ہے۔ موسوعۃ میں موجود فقہی اصطلاحات کو تین طرح سے تقسیم کرتے ہوئے ان کی فہرست مرتب کی گئی ہے جو درج ذیل ہیں:

یہ وہ اصطلاحات ہیں کہ جن کے بارے تفصیلی معلومات موسوعۃ میں موجود ہیں۔ ان کو بنیادی اصطلاحات کا نام دیا گیا ہے۔ یہی وہ اصطلاحات ہیں جو متعلقہ موضوع کے بارے میں معلومات اپنے تحت جمع کرتی ہیں۔ ان اصطلاحات کا تذکرہ کرتے وقت ان کے مواد کے حجم کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ جس قدر مناسب معلومات اس موضوع کے حوالے سے جمع کی جا سکتی ہیں' ان کو جمع کر دیا جاتا ہے۔ عموماً یہ اصطلاحات مصدر کے عنوان پر مرتب کی جاتی ہیں۔ موسوعۃ فقہیہ کے مقدمہ میں ہے:

''جہاں تک کسی موضوع سے متعلق مختلف الفاظ میں کسی ایسے لفظ کے انتخاب کا معاملہ ہے کہ جس کے ساتھ اس موضوع سے متعلق جمیع معلومات تفصیل سے مربوط ہو سکیں تو وہ مفرد اور مصدر ہونا چاہیے جیسا کہ حج، بیع اور شرکت کے الفاظ ہیں۔ بعض اوقات اصطلاح کسی چیز یا ذات کے نام سے ہوتی ہے، کوئی بھی اصطلاح مفرد یا مصدر سے کسی دوسرے وصف یا جمع کی طرف صرف اسی صورت پھیری جائے گی جبکہ وہ فقہاء کے غالب استعمالات میں ہو۔ یا اس اصطلاح سے جو خاص معنی و مفہوم مراد ہے وہ مصدر یا مفرد سے حاصل نہ ہوتا ہو جیسا کہ شہید اور ایمان کے الفاظ ہیں۔ اگر کسی ایک بنیادی اصطلاح میں ایک چیز کی تفصیل آ گئی ہے تو ضرورت کے تحت کسی دوسری بنیادی اصطلاح کے ذیل میں بھی یہی تفصیل بیان کی جا سکتی ہے جیسا کہ باہمی معاہدے کی شرائط اور اہلیت تکلیف کی مثال ہے۔ اسی طرح اگر ایک اصطلاح اس قدر جامع ہے کہ وہ ایک سے زائد اصطلاحات کو شامل ہے مثلاً عقد یا معاوضہ تو اس کے بیان کا اُسلوب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔''(۱۰)

یہ وہ اصطلاحات ہیں جن کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ ان کو ثانوی اصطلاحات کا نام دیا گیا ہے۔ ان اصطلاحات کی لغوی و

شرعی تعریف بیان کی جاتی ہے‘ان کا اپنے مترادف الفاظ سے فرق بیان کیا جاتا ہے‘ پھر ان کے حکم پر مختصراً روشنی ڈالی جاتی ہے اور ان سے متعلق احکام شرعیہ اور فقہی مسائل کا تذکرہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ موسوعۃ فقہیہ کے مقدمہ میں ہے:

’’ان سے مراد وہ اصطلاحات ہیں جو جلد اور فوری حوالے کے طور پر مجمل بیان کی صورت میں جمع کی گئی ہوں۔ دلائل مصادر اور رجحانات کا ذکر کیے بغیر ان اصطلاحات میں ان کی لغوی و شرعی تعریف ان اصطلاحات کا اپنے مترادفات سے فرق ان کا اجمالی حکم ان اصطلاحات سے متعلقہ شرعی احکام اور فقہی مسائل کی طرف اشارات بھی بعض اوقات اس بحث میں شامل ہوتے ہیں۔ ان اصطلاحات کے ذیل میں بیان شدہ عناصر کے ذریعے ایک قاری موسوعۃ کی ان دوسری اصطلاحات یا صفحات تک رسائی حاصل کرتا ہے جہاں متعلقہ تفصیلات شرح وبسط سے موجود ہوتی ہیں۔‘‘(۱۱)

تیسری قسم کی اصطلاحات کو مترادف اصطلاحات کا نام دیا گیا ہے۔ ان اصطلاحات کے ذیل میں کوئی معلومات بیان نہیں ہوتیں بلکہ متعلقہ معلومات کی طرف اشارہ موجود ہوتا ہے۔ موسوعۃ فقہیہ کے مقدمہ میں ہے:

’’یہ وہ اصطلاحات ہیں جو مجرد یہ بتلانے کے لیے لائی گئی ہیں کہ فلاں موضوع پر بحث فلاں جگہ موجود ہے۔ یہ اصطلاحات بنیادی یا تبدیل شدہ الفاظ کی دلالت کی روشنی میں مترادفات کے قبیل سے ہوتی ہیں جیسا کہ ’مضاربت‘ کے ساتھ ’قراض‘ اور ’اجارہ‘ کے ساتھ ’کراء‘ کی اصطلاح موجود ہے۔ ان اصطلاحات میں موسوعۃ کی اصطلاحات کے مقام بحث کے بیان پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔ مثلاً قراض کی اصطلاح کی جگہ لکھا ہوگا: مضاربت کے لفظ کو دیکھیں۔ اس کے علاوہ اس اصطلاح کے تحت کوئی بیان موجود نہ ہوگا تا کہ تکرار لفظی نہ ہو۔‘‘(۱۲)

iii۔فقہی مسائل کے بیان کا طریقہ کار

فقہی مسائل کے بیان میں ایک خاص طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جس کو فقہی رجحانات کا نام دیا گیا ہے۔ ’نشـــــرة تعريفية‘ کے مقالہ نگار اس طریقہ کار کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’اس منتخب طریقہ کار میں ایک ہی مسئلہ کے ذیل میں متعدد آراء کو بیان کیا جاتا ہے۔ ایک مسئلے کے تحت ہر فقہی رجحان کے ذیل میں ایک یا ایک سے زائد مذاہب کی آراء نقل کی جاتی ہیں۔ اگر ایک ہی مذہب میں ایک سے زائد آراء ہوں تو مناسب فقہی رجحانات کے ذیل میں ان مذہبی آراء کو مختلف روایات کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔ جمہور کے فقہی رجحان کو پہلے بیان کیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ بیان کا منطقی اُسلوب اس کے خلاف بیان کرنے کا متقاضی ہو مثلاً کسی ایسے فقہی رجحان کو پہلے بیان کرنا جو اپنی شرح وبسط اور تفصیل وترکیب کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہو یا کسی ایسے فقہی رجحان کو مقدم کرنا جس پر مابعد کے رجحات کی تفہیم منحصر ہو..یہ بات واضح رہے کہ اس اسلوب بیان کے ذریعے ہر مذہب کے بیان سے پیدا شدہ

تکرار اور نفس مسئلہ اور تبعاً اس کے دلائل سے پیدا ہونے والے تکرار سے بچا جا سکتا ہے۔'' (۱۳)

iv۔موسوعۃ کے مصادر و مراجع

موسوعۃ کے مصادر و مراجع میں ان قدیم کتب فقہ کو بنیاد بنایا گیا ہے جو اُصحاب مذہب کے ہاں بھی معروف ہوں۔موسوعۃ فقہیہ کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

''موسوعۃ کے مصادر و مراجع قدیم کتب فقہ ہیں جو اُصحاب مذہب کے مابین متداول ہیں۔انہوں نے ان کتب فقہ کی شروحات و حواشی لکھ کر ان کی خدمت کی اور ان میں موجود اقوال کا یا تو انکار کیا یا مقید کیا یا اقرار و تسلیم کی راہ اختیار کی۔یہ کتابیں ہمارا فقہی ورثہ ہیں جو اپنے اسلوب تالیف کے پہلو سے جدید تحقیقات سے مختلف ہے۔قدیم و جدید اسلوب میں حد فاصل تیرہویں صدی ہجری کا اُخیر ہے... بعض کتب فقہ کے علاوہ دوسری کتب شریعت، خصوصاً جن کو فقہ سلف صالحین سے نسبت ہو، کو بھی ضرورت کے وقت بطور مرجع بیان کیا جاتا ہے مثلاً: کتب تفسیر اور احکام القرآن کی کتابیں یا احادیث کی شروحات اور احکام الحدیث کی کتب وغیرہ۔یہ تو ہے علاوہ ازیں فقہی مصادر سے استفادہ کرتے وقت صرف مطبوع کتب کو مدنظر نہیں رکھا جاتا بلکہ یہ استفادہ ان مخطوطات سے بھی ہوتا ہے جو دنیا کی مختلف لائبریریوں میں مائیکروفلم کی صورت میں دستیاب ہوں۔'' (۱۴)

v۔دلائل اور ان کی تخریج

موسوعۃ میں مختلف فقہی مذاہب و آراء کو بیان کرتے ہوئے دلائل سے بھی مزین کیا گیا ہے۔احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور ان پر حکم بھی لگایا گیا ہے۔موسوعۃ فقہیہ کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

> ''اس موسوعۃ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں وارد شدہ احکامات عقلی اور نقلی دلائل سے مزین ہیں۔احکام کے دلائل کتاب و سنت، اجماع و قیاس اور دوسرے مصادر احکام سے نقل کیے جاتے ہیں، چاہے وہ مختلف فیہ ہی کیوں نہ ہوں...احادیث کی تخریج اور ان کے درجے کے بیان اور روایت کو اصول حدیث کی روشنی میں ثابت شدہ درجے کے مطابق بیان کا بھی التزام کیا جاتا ہے۔اگر کسی فقہی مصدر سے منقول حدیث کا کوئی لفظ کسی ایک یا معروف روایت کے خلاف ہو یا وہ روایت معناً مروی ہو اور بعض اوقات وہ ثابت بھی نہیں ہوتی تو ایسی تمام صورتوں میں اس کے متبادل کوئی ثابت شدہ حدیث بیان کر دی جاتی ہے اگر تو وہ میسر ہو۔'' (۱۵)

موسوعۃ کی کچھ اضافی خصوصیات

موسوعۃ قدیم فقہی مسائل ٗان کے اختلافات و دلائل کو بیان کرنے کے کچھ اضافی خصوصیات سے بھی مزین ہے۔جیسا کہ:

......اعلام کے تراجم

ہر جلد کے آخر میں اس میں مذکور فقہاء کے تراجم بھی بیان کیے گئے ہیں۔ان تراجم میں فقہاء کے مختصر حالات ان کے علمی مرتبے اور تالیفات کا تذکرہ ہوتا ہے۔اگر کسی جلد میں کسی فقیہ کا نام دوبارہ آ جائے تو اس کے ترجمے کے لیے سابقہ ماخذ کی طرف

اشارہ کر دیا جاتا ہے۔

......اصول الفقہ اور اس کے توابع

موسوعۃ میں جا بجا ابجدی ترتیب کے مطابق اُصول فقہ کی اصطلاحات کو بھی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں مترادف علوم مثلاً: فقہ، اصول فقہ، قواعد فقہیہ اور اشباہ ونظائر کے باہمی فرق کو بھی بیان کیا گیا ہے تا کہ فقہ کے دلائل سمجھنے میں کوئی مشکل ورکاوٹ پیش نہ آئے۔

......جدید مسائل

ان سے مراد ایسے مسائل ہیں جو حالات و واقعات کی تبدیلی سے پیدا ہوئے ہیں اور قدیم فقہی ذخیرے میں ان کے بارے میں کوئی رائے مروی نہیں ہے۔ ایسے مسائل کا شرعی حکم بیان کرتے وقت قدیم و جدید فقہی مصادر کے علاوہ مختلف فقہی کانفرنسوں میں تحقیقی مقالات پڑھنے والے محققین کی آراء سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔

......غریب لغت فقہ

فقہ اور فقہی مسائل سے متعلقہ اصطلاحات کا فقہاء کے ہاں اتفاقی اور مختلف فیہ معنی و مفہوم بھی جا بجا موسوعۃ میں واضح کیا گیا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے مختلف مذاہب کے علماء کی طرف سے اصطلاحات کی وضاحت میں لکھی جانے والی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے جیسا کہ امام نسفی حنفی کی کتاب 'طلبة الطلبة' امام ابن حاجب مالکی کی 'تنبیہ الطالب' امام ازہری شافعی کی 'الزاهر' امام یعلی حنبلی کی 'المطلع' ہے۔

موسوعۃ کے بعض نقائص

بعض علماء نے موسوعۃ میں موجود چند ایک نقائص کی طرف بھی رہنمائی کی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ انسانی کام جس قدر محنت اور اجتماعیت سے ہی کیوں نہ کیا جائے اس میں پھر بھی بہتری کی گنجائش رہتی ہے جسے آنے والے وقتوں میں بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی، مصر اور کویت کے انسائیکلو پیڈیا کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''مذکورہ بالا دونوں انسائیکلو پیڈیا کے اندر ہمیں یہ کمی محسوس ہوئی ہے کہ ان میں صرف ذیل کے آٹھ فقہی مکاتب کو نمائندگی دی گئی ہے: حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، زیدی، اثنا عشری، اباضی اور ظاہری۔ ان آٹھ مسالک کو منتخب کرنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ یہ مسالک مدون شکل میں موجود ہیں اور ان کے مآخذ تک رسائی آسان ہے جبکہ صحابہ کرام، تابعین اور وہ آئمہ جن کی فقہ مدون نہیں ہے مثلاً لیث بن سعد اور امام اوزاعی وغیرہ تو ان کے فقہی نظریات کو ان مجموعوں میں شامل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ان کے نظریات کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا ہوگا کہ یہ دونوں انسائیکلو پیڈیا پوری اسلامی فقہ کی نمائندگی نہیں کرتے۔ بلکہ فقہ کا وہ حصہ ان کی زینت بن سکا ہے جو پہلے سے مرتب و مدون شکل میں موجود ہے۔''(۱۶)

ڈاکٹر محمد رواس قلعہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ: فقہ تابعین اور فقہ صحابہ کو مدون کرنا ایک مشکل کام ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ جس قدر اہمیت آئمہ اربعہ کی فقہ کو حاصل ہے اس سے کئی گنا قیمتی و علمی فقہی ذخیرہ خلفائے راشدین کی ان فقہی آراء وعدالتی فیصلوں میں پنہاں ہے جو انہوں نے اپنی خلافت کے دوران جاری کیے۔ لہذا ایک فقہی موسوعۃ میں یہ بنیادی خصوصیت ہونی چاہیے کہ اس میں خیر القرون کے فقہاء یعنی صحابہ وتابعین کی فقہ کا تذکرہ کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

> ''کویت کے فقہی انسائیکلوپیڈیا کے جو اجزاء اب تک چھپے ہیں ان میں بھی صحابہ اور تابعین کے مذاہب کو شامل نہیں کیا گیا۔ ان دونوں انسائیکلوپیڈیا کے مرتبین نے یہ طریقہ غالباً اس لیے اختیار کیا کہ اس میں انہیں کوئی زیادہ مشقت اور دقت ریزی کی ضرورت پیش نہ آئے۔ گویا جو چیز سہل الحصول تھی وہ لے لی اور جو محنت طلب تھی اسے چھوڑ دیا اور صبر و محنت کے بجائے جلد بازی کو ترجیح دی۔ میں نے ایک فاضل مرتب سے جو ان دونوں انسائیکلوپیڈیا میں شامل رہے ہیں جب اس موضوع پر بحث کی اور صحابہ کرام اور تابعین کے اجتہادات کو پیش کرنے کی ضرورت پر زور دیا تو فرمانے لگے: کہ یہ کام تو ایسے طوفانی سمندر میں اترنے کے مترادف ہے جو نہایت گہرا اور تاریک ہو۔ اس کے اوپر ایک موج چھائی ہو، اس پر ایک اور موج اور اس کے اوپر بادل گویا تاریکی پر تاریکی مسلط ہو۔ علاوہ ازیں یہ وہ مہم ہے کہ زندگی ختم ہو جائے اور یہ ختم نہ ہو۔''(۱۷)

اللہ کی توفیق سے ڈاکٹر قلعہ جی نے اس موضوع پر کافی علمی کام کیا ہے۔ فقہ صحابہ و تابعین پر ان کے کئی ایک موسوعات موجود ہیں جن کے اردو تراجم بھی 'ادارہ معارف اسلامی' منصورہ کے تحت شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر قلعہ جی کے معروف فقہی موسوعات میں فقہ حضرت ابوبکر، فقہ حضرت عمر، فقہ حضرت عثمان، فقہ حضرت علی، فقہ حضرت عبداللہ بن مسعود، فقہ حضرت عبداللہ بن عباس، فقہ حضرت عبداللہ بن عمر اور فقہ حضرت حسن بصری اور فقہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ شامل ہیں۔

مصادر و مراجع

۱۔ نشرة تعريفية، الموسوعة الفقهية الكويتية، وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية، الكويت، ۱۴۱۸ھ، ص ۱۰

۲۔ نشرة تعريفية، ص ۷۔۸ ۔ ۳۔ محمد رواس قلعہ جی، ڈاکٹر، فقہ عمر، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص ۸۔۹

۴۔ نشرة تعريفية، ص ۷۔۸ ۔ ۵۔ فقہ حضرت عمر، ص ۹ ۔ ۶۔ نشرة تعريفية، ص ۸

۷۔ ایضاً، ص ۸۔۹ ۔ ۸۔ ایضاً، ص ۹

۹۔ مجموعة من العلماء، الموسوعة الفقهية الكويتية، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، الكويت، ۱۴۰۴۔۱۴۲۷ھ، ج ۱، ص ۶۴

۱۰۔ الموسوعة الفقهية الكويتية، ص ۶۵۔۶۶ ۔ ۱۱۔ ایضاً، ص ۶۶ ۔ ۱۲۔ ایضاً، ص ۶۷

۱۳۔ نشرة تعريفية، ص ۱۵۔۱۶ ۔ ۱۴۔ الموسوعة الفقهية، ۱/ ۷۰ ۔ ۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ فقہ حضرت عمر، ص ۱۰ ۔ ۱۷۔ ایضاً، ص ۱۱